52803 ـ دبر (پاخانہ والی جگہ) میں وطئ کرنے کا کفارہ

سوال

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا کفارہ کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بیوی سے دبر میں وطئ و جماع حرام ہے، بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو خبر دی ہے کہ ایسا کرنے والا ملعون ہے.

اس قبیح فعل کی کتاب و سنت سے حرمت کے دلائل اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی خرابیوں کا بیان سوال نمبر (1103) اور (6792) کے جوابات میں گزر چکا ہے آپ ان کا مطالعہ کر لیں.

شریعت اسلامیہ نے اس حرام فعل کا کوئی کفارہ مقرر نہیں کیا، اس لیے اس کا کفارہ تو صرف توبہ و ندامت اور اللہ کی طرف رجوع و انابت ہے.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا:

بیوی سے دبر میں وطئ کرنے کا حکم کیا ہے، اور کیا ایسا کرنے والے پر کوئی کفارہ بھی ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ نے جواب دیا:

" عورت کی دبر میں وطئ کرنا کبیرہ گناہ شمار ہوتا ہے اور قبیح ترین معاصی میں سے ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" جو شخص اپنی بیوی کی دبر میں وطئ کرے وہ ملعون ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2162) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے حسن قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالی ایسے شخص كی جانب نہیں دیكھے گا جو كسی مرد سے بدفعلی كرے یا اپنی بیوی كی دبر میں وطئ كرے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (1166) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے حسن قرار دیا ہے.

ایسا قبیح فعل كرنے والے كو چاہیے كہ جتنی جلدی ہو سكے وہ اس شنیع و قبیح فعل سے توبہ كر لے، اور توبہ یہ ہے كہ وہ فوری طور پر اس گناہ كو چھوڑ دے، اور اس گناہ كو اللہ كی تعظیم كرتے اور اس كی سزا سے ڈرتے ہوئے چھوڑے، اور جو كچھ ہوا اس پر نادم ہو، اور سچا و پختہ عزم كرے كہ آئندہ ایسا نہیں كریگا، اور اس كے ساتھ ساتھ اعمال صالحہ كی جدوجھد كرے، جو شخص بھی توبہ كرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس كی توبہ قبول كر كے اس كے گناہ معاف كر دیتا ہے، جیسا كہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

یقینا میں ایسے شخص كو معاف كر دیتا ہوں جو توبہ كرتا اور ایمان لا كر اعمال صالح كرتا اور پھر راہ ہدایت اختیار كرتا ہے طہ (72).

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

اور وہ لوگ جو اللہ كے ساتھ كسی دوسرے كو الہ و معبود نہیں بناتے، اور نہ ہی اس جان كو ناحق قتل كرتے ہیں جسے اللہ نے قتل كرنا حرام كیا ہے، اور نہ ہی زنا كا ارتكاب كرتے ہیں، اور جو كوئی بھی ایسا كریگا وہ گناہگار ہے

اسے روز قیامت دوہرا عذاب دیا جائیگا اور وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہے گا

مگر وہ جو توبہ كر لے اور ایمان لائے اور نیك و صالح اعمال كرے تو یہی ہیں وہ لوگ جن كی برائیوں كو اللہ تعالی نیكیوں میں تبدیل كر دیگا، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم كرنے والا ہے الفرقان (68 - 70).

علماء كرام كے صحیح قول كے مطابق دبر میں وطئ كرنے والے پر كوئی كفارہ نہیں ہے اور نہ ہی ایسا كرنے سے اس پر بیوی حرام ہوتی ہے، بلكہ بیوی اس كی عصمت و نكاح میں ہی رہےگی، اور بیوی كے جائز نہیں كہ وہ ایسے شنیع و قبیح فعل میں خاوند كی اطاعت كرے، بلكہ بیوی كو چاہیے كہ اگر خاوند ایسا قبیح فعل كرنا چاہے تو اسے ایسا نہ كرنے دے، اور اگر خاوند اس فعل سے توبہ نہیں كرتا تو بیوی فسخ نكاح كا مطالبہ كر سكتی ہے.

اللہ تعالی سے دعا ہے كہ وہ اس سے عافیت نصیب فرمائے " انتہی مختصرا

دیكھیں فتاوی اسلامیۃ (3 / 256).

بھوتی رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" اور اگر وہ یہ فعل (بیوی سے دبر میں وطئ) کرتا ہے تو اسے تعزیر (یعنی حاکم اسے ایسی سزا دے جو اسے اور اس جیسے افراد کو اس فعل سے روک دے) لگائی جائیگی، کیونکہ اس نے ایسی معصیت کا ارتکاب کیا ہے جس کی کوئی حد اور کفارہ نہیں " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (5 / 190).

یہاں انہوں نے صراحت کی ہے کہ یہ ایسی معصیت ہے جس میں کوئی کفارہ نہیں.

دوم:

اکثر لوگ اس وقت غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی معین گناہ پر کفارہ واجب نہیں تو اس کا معنی ہے کہ یہ گناہ چھوٹا اور ہلکا سا ہے، لوگوں کا یہ خیال درست نہیں ہے، بلکہ اگر کہا جائے کہ:

دبر میں وطئی کرنے کا اللہ نے کفارہ مقرر نہیں کیا کیونکہ یہ تو اس گناہ سے بھی بڑا ہے جو کفارہ ادا کرنے سے ختم ہو جاتا ہے، تو یہ بعید نہیں ہے، جیسا کہ امام مالك رحمہ اللہ نے جھوٹی قسم کے بارہ میں فرمایا ہے:

" الغموس: جان بوجھ کر جھوٹی قسم اٹھانے کو غموس کہا جاتا ہے.... اور یہ اس سے بھی بڑھ کر ہے کہ اسے کفارہ ختم کرے " انتہی

دیکھیں: التاج و الاکلیل (4 / 406) اور المدونۃ (1 / 577) میں بھی یہی درج ہے.

واللہ اعلم .